

3967- کھانے اور صدقہ کرنے میں قربانی تقسیم کرنے کی کیفیت

سوال

میری آپ سے گزارش ہے کہ قربانی کے گوشت کو تین حصوں میں تقسیم کرنے والی کوئی حدیث ہے تو بیان فرمائیں؟

پسندیدہ جواب

احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم میں قربانی کے گوشت کو صدقہ کرنے کے بارہ میں حکم وارد ہے، اور اسی طرح کھانے اور اسے زخیرہ کرنے کی اجازت بھی وارد ہے۔

امام بخاری اور مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بیان کیا ہے کہ وہ فرماتی ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں عید الاضحیٰ آنے پر دیھاتوں سے غریب لوگ جلدی جلدی مدینہ آئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین دن تک گوشت رکھو اور جو باقی بچ رہے اسے صدقہ کر دو، اس کے بعد لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

لوگ اپنی قربانیوں (کے بھڑوں) سے مشکیزہ تیار کرتے اور اس کی چربی پگلاتے ہیں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کیوں؟ وہ کہنے لگے: آپ نے قربانی کا گوشت تین سے زیادہ کھانے سے منع کر دیا تھا، تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میں نے تو تمہیں ان آنے والوں کی وجہ سے منع کیا تھا (جو غریب دیھاتی لوگ مدینہ آئے تھے) لہذا کھاؤ اور زخیرہ بھی کرو۔

دیکھیں: صحیح مسلم شریف حدیث نمبر (3643)۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ اس حدیث کی شرح کرتے ہیں ہونے کہتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان:

(میں نے تو تمہیں ان آنے والوں کی وجہ سے روکا تھا) یہاں پر ان کمزور اور غریب دیھاتی لوگوں کی غنچاری کرنے کے لیے روکنا مراد ہے،

قولہ (بجھلون) یا پرزبر اور میم پرزبر اور پیش کے ساتھ کہا جاتا ہے۔ جملت الدھن واملتہ اجمالا ای اذبتہ، یعنی میں نے چربی پگلائی۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان: (میں نے تو تمہیں ان آنے والوں کی وجہ سے روکا تھا جو آئے تھے لہذا کھاؤ اور زخیرہ کرو اور صدقہ بھی کرو) یہ قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ جمع کرنے کی ممانعت ختم ہونے کی صراحت ہے، اور اس میں کچھ گوشت صدقہ کرنے اور کھانے کا بھی حکم ہے۔

اور قربانی کے گوشت کے صدقے کے بارہ میں یہ ہے کہ جب قربانی نفلی ہو ہمارے اصحاب کے نزدیک صحیح یہی ہے کہ اس کے گوشت میں سے صدقہ کرنا واجب ہے کیونکہ اس پر اس کے نام کا وقوع ہوتا ہے، اور مستحب یہ ہے کہ اس کا اکثر گوشت صدقہ کر دیا جائے۔

ان کا کتنا ہے: اور کم از کم کمال یہ ہے کہ ایک تہائی کھائے اور ایک تہائی صدقہ کرے اور ایک تہائی ہدیہ دے، اور اس میں ایک قول یہ بھی ہے کہ نصف کھائے اور نصف صدقہ کر دے، اور یہ استحباب میں ادنیٰ قدر کے خلاف ہے، لیکن کافی ہونے کے اعتبار سے یہ ہے کہ اتنا گوشت صدقہ کرنا جس پر اسم صدقہ بولا جاتا ہے جیسا کہ ہم بیان بھی کر چکے ہیں۔

اور اس گوشت کو کھانا مستحب ہے نہ کہ واجب، اور جمہور علماء کرام نے فرمان باری تعالیٰ میں امر کو مندوب یا مباح کے معنی میں لیا ہے اور پھر یہ حشر کے بعد واقع ہوا ہے

فرمان باری تعالیٰ ہے: **﴿لَهُذا اس میں سے کھاؤ﴾**۔ انتہی۔

اور امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

خود کھانے اور صدقہ کرنے اور فقراء مساکین کو کھانے کی کوئی حد مقرر نہیں اگر وہ چاہے تو فقراء و مساکین اور غنی لوگوں کو پکا کر کھلانے یا انہیں کچا گوشت ہی دے دے۔ دیکھیں: الکافی (424/1)۔

اور شافعیہ کہتے ہیں:

گوشت کا اکثر حصہ صدقہ کرنا مستحب ہے، وہ کہتے ہیں: کم از کم کمال یہ ہے کہ ایک تہائی کھائے اور ایک تہائی صدقہ کرے اور ایک تہائی ہدیہ دے، اور وہ کہتے ہیں: نصف بھی کھانا جائز ہے، اور صحیح یہ ہے کہ اس کا کچھ حصہ صدقہ کرنا چاہیے۔ دیکھیں: نیل الاوطار (145/5) اور السراج الوہاج (563)

اور امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

ہم عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث کا مذہب رکھتے ہیں جس میں ہے (وہ خود ایک تہائی کھائے اور ایک تہائی جسے چاہے کھلانے، اور ایک تہائی مساکین و غرباء پر تقسیم کر دے)۔

اسے ابو موسیٰ اصفہانی نے الوظائف میں روایت کیا ہے اور اسے حسن کہا ہے، اور ابن مسعود، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا قول بھی یہی ہے، اور صحابہ کرام میں سے کوئی ان دونوں کا مخالف نہیں۔

دیکھیں: المغنی (632/8)۔

قربانی کے گوشت میں صدقہ کرنے کی واجب مقدار کے بارہ میں اختلاف کا سبب روایات میں اختلاف ہے:

کچھ روایات میں تو معین نسبت کی تعیین ہی نہیں کی گئی مثلاً بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث جس میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(میں نے تمہیں قربانی کے گوشت کو تین دن سے زیادہ کھانے سے منع کیا تھا تاکہ جس کے پاس ہے اسے دے جس کے پاس نہیں، لہذا تم بھی کھاؤ اور دوسروں کو بھی کھلاؤ اور جمع کرو)۔

دیکھیں: سنن ترمذی حدیث نمبر (1430) امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حسن صحیح کہا ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام اور دوسرے اہل علم کا علم بھی اسی پر ہے۔

واللہ اعلم۔